روئیداد علماء کنونشن و اسلامی کانفرنس، خانیوال

جامعہ سعیدیہ خانیوال ایک قدیم تعلیمی ادارہ ہے جس کی تاسیس 1940 صدر والہ ضلع فیروز پور بدست حضرت صوفی ولی محمد ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد 1947 میں چک نمبر 7/8AR نزد میاں چنوں حضرت مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدی نے دوبارہ تاسیس فرمائی۔ حالات کے تقاضوں اور ضرورت کے مطابق اس ادارے کو 1962 میں خانیوال منتقل کیا گیا اور 1990 میں اس کی تعمیر دجدید ہوئی۔ جس کا اہتمام وانصرام ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ کر رہے ہیں

جامعہ سعیدیہ ایک علمی ودعوتی مرکز ہے۔ کتاب وسنت کی تعلیمات کے احیاء کیلئے کوشاں ہے۔ اور وطن عزیز میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا علم بردار بھی ہے۔ یہ ذکر وفکر، علم ونظر، اور تعلیم وتربیت کی مثالی دانشگاہ ہے۔ اس کے اہم اھداف میں یہ بات شامل ہے کہ یہاں دینی، دعوتی، تعلیمی، فکری، قومی اور اہم بین الاقوامی مسائل پر سیمینار ورکشاپ، کنونشن یا کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ اور اہل فکر ونظر اور علماء اور دعاۃ کو خطابات کو خصوصی دعوت دی جائے۔ تاکہ حالات حاضرہ کی روشنی میں بہتر لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔

اسی اعلیٰ مقصد کو حاصل کرنے کیلئے بتاریخ 29-30 اگست بروز جمعہ ہفتہ ایک عظیم الشان علماء کنونشن اور اسلامی کانفرنس جامعہ سعیدیہ خانیوال میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت ممتاز عالم دین مفتی اسلام مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی استاذ الحفاظ مولانا حافظ عبدالستار صاحب حفظہ اللہ تھے۔

کانفرنس کا آغاز خطبہ جمعۃ المبارک سے ہوا۔ جس میں لوگوں کی بڑی تعداد شریک تھی۔ خطبہ جمعہ پاکستان کے معروف سکالر ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر نے ارشاد فرمایا۔ آپ کے خطبہ کا موضوع تھا۔ مسلک اہلحدیث تعارف اور منہج۔ جس میں آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ تاریخ اہل حدیث ان کی خدمات اور انکا منہج بیان کیا۔ عصر کے بعد کانفرنس کی پہلی نشست حضرت مولانا حافظ عبدالحمید ازھر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف علماء نے ایمانیات کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ بعد نماز مغرب دوسری نشست ممتاز عالم دین شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز علوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالرزاق ساجد، مولانا عبدالستار حماد نے عبادت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

تیسری نشست بعد نماز عشاء ممتاز صحافی حضرت مولانا احمد شاکر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا آصف احسان، مولانا نجیب اللہ طارق، مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا عبدالوہاب روپڑی نے خطاب کیا۔ اس نشست کی خاص بات ممتاز قراء کی تلاوت قرآن حکیم تھی۔ جس میں استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم صاحب زینت القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی تھے۔ جبکہ اس نشست کے آغاز میں قاری ارسلان ظفر نے تلاوت کی اور حافظ نعیم الرحمن شیخوپوری نے نظم پڑھی۔

بتاریخ 30 اگست صبح فجر کی نماز کے بعد نمونہ سلف حضرت مولانا حافظ مسعود عالم نے درس قران دیا۔ آپ نے نہایت مدلل خطاب کرتے ہوئے اسلام کا تعارف پیش کیا۔ اور صحیح اسلامی نظریات پر روشنی ڈالی۔ علماء کنونشن کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ جس کی صدارت مفتی اسلام حافظ ثناء اللہ مدنی نے فرمائی۔ اس نشست کا میں کلیدی خطاب صاحب صدر کا تھا۔ اس کے بعد کنونشن میں مختلف موضوعات پر علماء نے اظہار کیا۔ اور مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ قابل عمل تجاویز پیش کیں۔ جن عناوین پر گفتگو ہوئی وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ دعوت وتبلیغ اور اس کا طریقہ کار
۲۔ دینی مدارس میں طریقہ تدریس اور معیاری نصاب
۳۔ انتہاپسندی اور جہاد فی سبیل اللہ کا صحیح طریقہ
۴۔ سعودیہ میں وہشت گردی کے حالیہ واقعات
۵۔ اختلافی مسائل پر کبار علماء کا متفقہ موقف
۶۔ اسلام کے محاسن اور اوصاف کی صحیح تصویر کشی
۷۔ الغزو الفکری کیلئے علماء کی تیاری
۸۔ نوجوانوں کی ذہن سازی کیلئے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد
۹۔ اہلحدیث (سلفی) تحریک کی صحیح ترجمانی

نماز ظہر کے بعد آخری نشست مبلغ اسلام قاری عبدالوکیل صدیقی حفظہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس میں قاری عبداللطیف کی تلاوت ہوئی، شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری نے درس قرآن ارشاد فرمایا اور آخری خطاب صاحب صدر کا ہوا۔ اور دعا کے ساتھ یہ مثالی منفرد کنونشن واسلامی کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

علماء کنونشن میں درج ذیل قرار دادیں اور سفارشات بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) علماء کرام کا یہ عظیم الشان کنونشن سعودی حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی دینی وملی وقومی اور بین الاقوامی رفاہی خدمات کو بنظر تحسین دیکھتا ہے۔ اور خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ اور ان کے رفقاء کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ کنونشن ان لوگوں کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جو بلا جواز سعودیہ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ اور غلط پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ من گھڑت قصے اور واقعات کی نسبت سعودی حکمرانوں کی طرف کرکے انہیں بدنام کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہ کنونشن ان لوگوں کی اس غیر قانونی غیر اخلاقی، غیر شرعی اقدام پر شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جھوٹ اور الزام تراشی پر مبنی ایسا پروپیگنڈہ فورا بند کیا جائے۔ اور سعودیہ کے حقیقی کردار کو اجاگر کیا جائے یہ کنونشن سعودی حکومت کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کے تمام اہل حدیث علماء سعودی حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور حالیہ بم دھماکوں کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ اور اسے دہشت گردی قرار دیتے ہیں اور اس میں ملوث افراد کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز اسے خلاف اسلام عمل قرار دیتے ہیں اس کا جہاد یا اسلامی تحریک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۲) علماء کرام کا یہ اہم کنونشن تمام دینی مدارس کے مہتمم حضرات سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اداروں سے تعلیمی معیار کو بلند کریں اور اسلامی علوم پر مبنی نصاب کی تدریس مکمل کرائیں ایسے طلبہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں جو تعلیم کے حصول کیلئے کوشاں ہیں اور مرحلہ وار درجہ بندی کے ساتھ اس کا امتحان لیں۔ ان میں علمی اور عملی خوبیاں پیدا کریں تاکہ مستقبل میں یہ داعی خطیب مدرس، مفتی جیسے اہم منصب پر فائز ہوسکیں۔

نیز ایسے طلبہ کی حوصلہ شکنی کریں جو محض سند کے حصول کیلئے مختلف مدارس میں گھومتے ہیں۔ اور بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ نیز یہ کنونشن دینی علوم کے فروغ میں دینی مدارس وجامعات کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور مدارس کو اسلام کے قلعے قرار دیتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ستارہ نور بنائے آمین۔

(۳) علماء کرام کا یہ مثالی کنونشن تمام علماء کرام کی دینی تعلیمی دعوتی تبلیغی واصلاحی کوشش کو سراہتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان میں دینی اقدار کے فروغ میں ان کا کردار مثالی ہے۔ اس کے ساتھ یہ اپیل بھی کرتا ہے کہ موجودہ حالات میں علماء کرام کو اتحاد واتفاق کا بھرپور مظاہرہ کرنا چاہئے اور باہمی اختلافات کو ختم کرنا چاہئے۔ اختلاف رائے کی صورت میں بھی باہمی عزت واحترام کی فضا قائم رکھنی چاہئے۔ اور آداب واخلاقیات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ اپنی ذاتی رائے پر اصرار کرنے کی بجائے قرآن وحدیث کے دلائل کو ترجیح دینی چاہئے جیسا کہ تمام آئمہ، فقہاء، محدثین، مجتہدین، اور علماء سلف کا طرز عمل رہا ہے۔

یہ کنونشن فرقہ پرستی گروہ بندی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور باہمی اتحاد ویگانگت کی فضا قائم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔